أَلْمَوَاقِیْتُ

میقات کے مسائل

میقات کی دو قسمیں ہیں

(ا) میقات مکانی :وہ مقامات جہاں سے حج یا عمرے کرنے والا احرام باندھتا ہے۔(ب) میقات زما نی : وہ زمانہ جس کے اندر اندر حج کرنا ضروری ہے۔

باہر سے آنے والے حاجیوں کے لئے درج ذیل پانچ میقات ہیں

اہل مدینہ یا اس راستے سے آنے والوں کے لئے ذوالحلیفہ (نیا نام بیئر علی) میقات ہے۔

اہل شام یا اس راستے سے آنے والوں (مثلاً مصر، لیبیا، الجزائر اور مراکش وغیرہ) کے لئے حجفہ میقات ہے۔

اہل نجدیا اس راستے سے آنے والوں (مثلاً بحرین، دمام، الریاض وغیرہ) کے لئے قرن المنازل (نیا نام سیل کبیر) میقات ہے۔

اہل یمن یا اس راستے سے آنے والوں (مثلاً پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش وغیرہ) کے لئے یلملم (نیا نام سعدیہ) میقات ہے۔

اہل عراق یا اس راستے سے آنے والوں کے لئے ذات عرق میقات ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لِاَہْلِ الْمَدِیْنَةِ ذَا الْحُلَیْفَةِ وَلِاَہْلِ الشَّامِ وَمِصْرَ الْجُحْفَةَ وَلِاَہْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ وَلِاَہْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِاَہْلِ الْیَمَنِ یَلَمْلَمَ رَوَاہُ النِّسَائِیُّ (صحیح)

حضرت عائشہ r سے روایت ہے کہ رسول اکرم e نے اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ، اہل شام اور اہل مصر کے لئے حجفہ، اہل عراق کے لئے ذات ِعرق اور اہل ِنجد (ریاض) کے لئے قرنُ (المنازل) اور اہل یمن کے لئے یلملم میقات مقرر فرمائے ہیں۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مکہ مکرمہ میں نیز میقات اور مکہ مکرمہ کے درمیان مستقل رہائش پذیر یعنی مقامی باشندوں اور عارضی طور پر رہائش پذیر یعنی بیرونی حجاج کو حج کے لئے رہائش گاہ سے احرام باندھنا چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لِاَہْلِ الْمَدِیْنَةِ ذَاالْحُلَیْفَةِ وَلِاَہْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَہْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلَ وَلِاَہْلِ الْیَمَنِ یَلَمْلَمَ قَالَ ہُنَّ لَہُنَّ وَلِمَنْ اَتٰی عَلَیْہِنَّ مِنْ غَیْرِ اَہْلِہِنَّ مِمَّنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ ◆کَانَ دُوْنَہُنَّ فَمِنْ اَہْلِہٖ وَکَذَا فَکَذٰلِکَ حَتّٰی اَہْلُ مَکَّةَ یُہِلُّوْنَ مِنْہَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ

حضرت عبداللہ بن عباس w سے روایت ہے کہ نبی اکرم e نے اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ‘ اہل شام کے لئے حجفہ‘ اہل نجد کے لئے قرن المنازل‘ اہل یمن کے لئے یلملم میقات مقرر فرمائے ہیں یہ میقات ان ملکوں میں مقیم لوگوں کے لئے بھی ہیں اور ان لوگوں کے لئے بھی جو حج اور عمرے کے ارادے سے ان اطراف سے آئیں جو لوگ میقات کے اندر رہتے ہوں وہ اپنی رہائش گاہ سے ہی احرام باندھیں‘ حتیٰ کہ اہل مکہ‘ مکہ مکرمہ سے ہی احرام باندھیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت مکہ مکرمہ اور میقات کے درمیان رہائش پذیر لوگوں میں اہل حرم (یعنی حدود حرم کے اندر رہائش پذیر لوگ) اور اہل حل (یعنی حدود حرم سے باہر اور میقات کے اندر رہائش پذیر لوگ) دونوں شامل ہیں ملازمت کی غرض سے آئے ہوئے میقات کے اندر مقیم غیر ملکی حضرات کا شمار بھی مستقل رہائش پذیر یعنی مقامی باشندوں میں ہو گا یاد رہے کہ جدہ اور مکہ مکرمہ کے درمیان کوئی میقات نہیں ۔لہٰذا حج یا عمرہ کے لئے آنے والے بیرونی حضرات کا جدہ پہنچ کر احرام باندھنا جائز نہیں۔ قطر‘ کویت‘ دمام اور الریاض وغیرہ سے بذریعہ کار آنے والے حضرات کوقرن المنازل یا سیل کبیر (طائف اور مکہ کے درمیان میقات) پہنچ کر احرام باندھنا چاہئے جبکہ براستہ ہوائی جہاز جدہ پہنچ کر مکہ مکرمہ آنے والے حضرات کو اپنے شہر یا ملک سے احرام باندھنا چاہئے‘ البتہ احرام کی نیت اور تلبیہ میقات پر پہنچ کر کہنا چاہئے۔ جدہ کے مقامی لوگوں کو حج اور عمرہ کے لئے جدہ سے ہی احرام باندھنا چاہئے۔ سعودی عرب کے کسی شہر یا غیر ممالک سے کاروبار یا ڈیوٹی کی نیت سے جدہ آنے والے حضرات اپنے کاروبار یا ڈیوٹی سے فارغ ہونے کے بعد عمرہ یا حج کا ارادہ کریں تو وہ جدہ سے ہی احرام باندھیں۔واللہ اعلم بالصواب!

حدود حرم میں عارضی طور پر مقیم یعنی بیرونی حضرات کو بوقت ضرورت عمرہ کا احرام حدود حرم سے باہر یعنی حل میں کسی مقام مثلاً تنعیم یا جعرانہ جا کر باندھنا چاہئے۔

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَخْبَرَہٗ اَنَّ النَّبِیَّ ا اَمَرَہٗ اَنْ یُّرْدِفَ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا وَیُعْمِرَہَا مِنَ التَّنْعِیْمِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

حضرت عبدالرحمان بن ابی بکرt سے روایت ہے کہ نبی اکرم e نے انہیں حکم دیا ”حضرت عائشہ r کو اپنے ساتھ سواری پر بٹھا کر لے جائیں اورتنعیم سے (احرام باندھ کر) ان کو عمرہ کرائیں۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : حج پروازوں میں میقات پر پہنچنے سے قبل میقات کا اعلان کیا جاتا ہے تا کہ جو لوگ احرام باندھنا چاہیں وہ احرام باندھ لیں۔ عام پروازوں میں اگر جہاز کے عملے کو پہلے سے کہہ دیا جائے‘ تو میقات پہنچنے سے قبل میقات کی اطلاع فراہم کر دی جاتی ہے۔

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ ص فِیْ قَوْلِہٖ ◆بَرَآءَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ◆ قَالَ لَمَّا قَفَلَ النَّبِیُّ ا مِنْ حُنَیْنٍ اِعْتَمَرَ مِنَ الْجِعْرَانَۃِ ثُمَّ اَمَّرَ اَبَابَکْرٍ عَلٰی تِلْکَ الْحَجَّۃِ رَوَاہُ ابْنُ خُزَیْمَۃَ (صحیح)

حضرت ابو ہریرہt اللہ تعالیٰ کے ارشاد مبارک ◆بَرَآءَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ◆ ” اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلان برأت ہے۔“(سورۃ التوبہ ، آیت نمبر1) کی تفسیر کرتے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی اکرمe جنگ حنین سے واپس تشریف لائے تو جعرانہ سے (احرام باندھ کر) عمرہ ادا کیا۔ پھر حضرت ابو بکر صدیق t کو اس (کے بعد ادا کئے گئے) حج کا امیر مقرر فرمایا۔ اس کو ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : غیر ممالک یا سعودی عرب کے کسی شہر سے کاروبار یا عارضی ڈیوٹی کے لئے مکہ مکرمہ آنے والے حضرات کاروبار یا ڈیوٹی سے فارغ ہونے کے بعد عمرہ کی نیت کریں تو انہیں تعیم یا جعرانہ جا کر احرام باندھنا چاہئے۔ حدود حرم میں مستقل رہائش پذیر مقامی باشندے عمرہ کا احرام اپنی رہائش گاہ سے باندھ سکتے ہیں مکہ مکرمہ میں کام کرنے والے غیر ملکی ملازمین یا تاجر

حضرات کے لئے احکامات وہی ہیں جو مکہ معظمہ میں رہائش پذیر مقامی باشندوں کے ہیں۔ (واللہ اعلم بالصواب)۔

حدود حرم کے اندر عارضی طور پر مقیم یعنی بیرونی خواتین اگر ایام حیض کی وجہ سے عمرہ ادا نہ کر سکیں تو ایام حیض ختم ہونے کے بعد حدود حرم سے باہر تنعیم یا جعرانہ جا کر احرام باندھ کر عمرہ ادا کر سکتی ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا اَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ فَقَدِمَتْ وَلَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى حَاضَتْ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا وَقَدْ اَهَلَّتْ بِالْحَجِّ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ا يَوْمَ النَّفْرِ ((يَسَعُكِ طَوَافُكِ لِحَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ)) فَاَبَتْ فَبَعَثَ بِهَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت عائشہ r سے روایت ہے کہ انہوں نے عمرہ کا احرام باندھا، مکہ مکرمہ آئیں ابھی بیت اللہ شریف کا طواف نہیں کیا تھا کہ حائضہ ہو گئیں۔ (لہٰذا طواف کے علاوہ باقی) مناسک حج ادا کئے اور (حج کے دنوں میں) حج کا احرام باندھا۔ رسول اللہ e نے منیٰ سے روانگی کے دن حضرت عائشہ r سے فرمایا ”تمہارا طواف (افاضہ) حج اور عمرہ دونوں کے لئے کافی ہو گا“ حضرت عائشہ r نہ مانیں، تو رسول اللہ e نے ان کے بھائی حضرت عبدالرحمان بن ابی بکر صدیق t کے ساتھ تنعیم بھیج دیا (جہاں سے وہ احرام باندھ کر مکہ آئیں اور) حج کے بعد عمرہ ادا کیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

باربار تنعیم یا جعرانہ سے احرام باندھ کر بکثرت عمرہ کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

میقات پر پہنچ کر احرام باندھنا افضل ہے لیکن میقات سے پہلے احرام باندھنا جائز ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ بَيْدَاؤُكُمْ هٰذِهِ الَّتِيْ تَكْذِبُوْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ا فِيْهَا مَا اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ا اِلاَّ مِنْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ يَعْنِيْ ذَالْحُلَيْفَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت عبداللہ بن عمر w فرماتے ہیں بیداء وہ جگہ ہے (مسجد ذی الحلیفہ سے آگے مکہ کی طرف) جس کے بارے میں تم رسول اللہ e کی نسبت غلط بات کرتے ہو (کہ آپ e نے بیداء سے احرام باندھا) حالانکہ آپ e نے مسجد ذی الحلیفہ کے نزدیک (احرام باندھ کر) لبیک پکارنا شروع کیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ اَهَلَّ مِنْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ

حضرت نافع t حضرت عبداللہ بن عمر w سے روایت ہے کہ انہوں نے بیت المقدس سے احرام باندھا۔ اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔

حج یا عمرہ ادا کرنے والا بغیر احرام میقات سے گزر جائے تو اسے واپس اسی میقات پر جا کر احرام باندھنا چاہئے جس سے گزر کر آیا ہے۔

عَنْ اَبِيْ الشَّعْثَاءَ ص اَنَّهُ رَاٰى ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَرُدُّ مَنْ جَاوَزَ الْمِيْقَاتَ غَيْرَ مُحْرِمٍ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ

حضرت ابوشعثاء t حضرت عبداللہ بن عباس w سے روایت ہے کہ انہوں نے دیکھا کہ جو شخص احرام باندھے بغیر میقات سے گزر جاتا اسے میقات پر واپس لوٹاتے (تا کہ احرام باندھ کر آئے)۔ اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔

حج یا عمرہ کرنے والا بغیر احرام کے میقات سے گزر جائے اور پھر اس کے لئے میقات پر واپس جانا ممکن نہ ہو تو اسے ایک بکری ذبح کر کے فقراء میں تقسیم کرنا چاہئے اور احرام پہن کر حج یا عمرہ ادا کرنا چاہئے۔

وضاحت۔ حدیث مسئلہ نمبر 119 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

حج یا عمرہ کی نیت نہ ہو تو احرام باندھے بغیر میقات سے گزرنا اور مکہ مکرمہ میں داخل ہونا جائز ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ l دَخَلَ مَکَّۃَ وَقَالَ قُتَیْبَۃُ دَخَلَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ وَعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ سَوْدَاءُ بِغَیْرِ اِحْرَامٍ ۔رَوَاہُ مُسْلِمٌ

حضرت جابر بن عبداللہ t سے روایت ہے کہ رسول اللہ e(حدیث کے ایک راوی) مکہ میں داخل ہوئے اور قتیبہ e کہتے ہیں کہ رسول اللہ e فتح مکہ کے روز مکہ میں داخل ہوئے تو آپ e کے سر پر سیاہ پگڑی تھی اور آپ e بغیر احرام کے تھے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عمرہ کا احرام سال کے کسی بھی حصہ میں باندھا جا سکتا ہے۔

حج کے مہینوں یا حج کے دنوں میں عمرہ کا احرام باندھنے سے حج فرض نہیں ہوتا۔

عَنْ عَلِیٍّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ ص قَالَ فِیْ کُلِّ شَہْرٍ عُمْرَۃٌ ۔رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ

حضرت علی بن ابو طالب t فرماتے ہیں کہ عمرہ ہر مہینے میں ادا کیا جا سکتا ہے۔ اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔

حج کا احرام حج کے مہینوں میں ہی باندھنا چاہئے۔

حج کے مہینے یہ ہیں۔ شوال‘ ذوالقعدہ اور ذوالحجہ۔

عَنْ اِبْنِ جُرَیْجٍ رَحِمَہُ اللّٰہُ قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ ص أَ سَمِعْتَ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا یُسَمّٰی اَشْہُرَ الْحَجَّ ؟ قَالَ نَعَمْ کَانَ یُسَمِّیْ شَوَّالُ ذُوْالْقَعْدَۃِ وَذُوْ الْحَجَّۃِ قُلْتُ لِنَافِعٍ فَاِنْ اَہَلَّ اِنْسَانٌ بِالْحَجِّ قَبْلَہُنَّ ؟ قَالَ لَمْ اَسْمَعُ فِیْ ذٰلِکَ مِنْہُ شَیْئًا ۔رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ

حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے حضرت نافع t سے دریافت کیا ”تم نے حضرت عبداللہ بن عمر w کو حج کے مہینوں کا نام لیتے ہوئے سنا ہے؟“ حضرت نافع t نے کہا ”ہاں! حضرت عبداللہ t شوال‘ ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کو حج کے مہینے شمار کرتے تھے۔“ میں نے حضرت نافع t سے کہا ”اگر انسان ان حج کے مہینوں سے پہلے احرام باندھ لے تو پھر؟“ تو حضرت نافع t نے کہا”میں نے اس بارہ میں ان سے کچھ نہیں سنا (کہ ایسا کرنا بھی جائز ہے)“ اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا مِنَ السُّنَّۃِ اَنْ لاَّ یُحْرِمَ الرَّجُلُ بِالْحَجِّ اِلاَّ فِیْ اَشْہُرِ الْحَجِّ ۔رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

حضرت عبداللہ بن عباس w فرماتے ہیں ”سنت یہ ہے کہ آدمی حج کا احرام حج کے مہینوں میں ہی باندھے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔